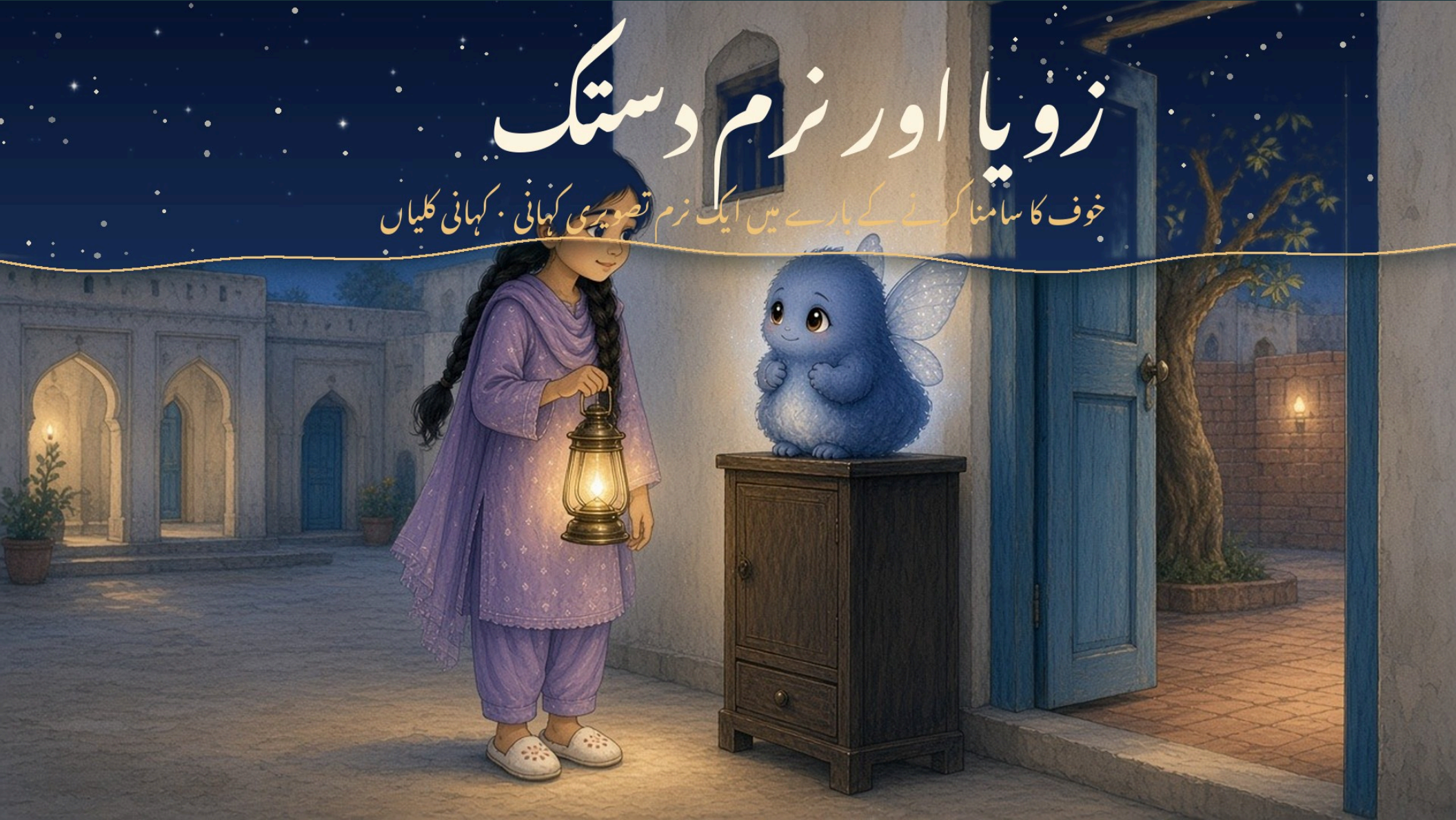


زویا اور نرم دستک

خوف کا سامنا کرنے کے بارے میں ایک نرم تصویریں کہانی . کہانی کلیاں



زویا اور نرم دستک

خوف کا سامنا کرنے کے بارے میں ایک نرم تصویری کہانی

کہانی کلیاں: پہلا مفت ایڈیشن، اکتوبر ۲۰۲۶

یہ کتاب مفت ہے۔ آپ اسے بغیر تبدیلی کے مفت ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں، پڑھ سکتے ہیں، چھاپ سکتے ہیں اور دوسروں کو دے سکتے ہیں۔ براہ کرم اسے فروخت نہ کیجیے۔ کہانی، تصویریں اور آواز اے آئی کے اوزاروں سے بنائی گئیں، پھر اس ایڈیشن کے لیے جانچی گئیں۔ اردو متن انگریزی سے اے آئی کی مدد سے ترجمہ کیا گیا ہے اور ابھی کسی اہل زبان نے اس پر نظر ثانی نہیں کی۔

آواز: کمپیوٹر کی آواز، Meta کے MMS ٹیکسٹ ٹو اسپیچ ماڈل (facebook/mms-tts-urd-script_arabic) سے بنی، لائسنس CC BY-NC 4.0۔

پڑھنے سے پہلے

یہ ایک نرم ڈراؤنی کہانی ہے ایک لڑکی، رات کی نرم دستک، اور اس چیز کے بارے میں جو وہ غور سے دیکھنے پر پاتی ہے۔

پڑھتے ہوئے دیکھیے کہ فانوس کی روشنی آتے ہی اندھیرا برآمدہ کیسے بدل جاتا ہے۔



نانو کی پرانی حویلی میں رات بالکل خاموش تھی، سوائے ایک نرم آواز کے: دستک...
دستک۔

زویا بستر پر اٹھ کر بیٹھ گئی۔ دستک لمبے اندھیرے برآمدے سے آرہی تھی۔



اس کے ذہن میں دستک بہت بڑی ہو گئی۔ اس نے سوچا کہ برآمدے کے آخر میں لمبی
انگلیوں والا ایک پتلا سا سایہ کھڑا ہے۔
اس کا دل ڈھول کی طرح دھڑکنے لگا۔



زویا نے لحاف سر پر کھینچ لیا، یہاں تک کہ صرف آنکھیں باہر رہ گئیں۔
نرم دستک پھر آئی، صبر سے اور چھوٹی سی، مگر اسی لیے زیادہ ڈراؤنی لگی۔



نانو ایک چھوٹا پیتل کا فانوس لیے نمودار ہوئیں۔ فرش پر گرم روشنی پھیل گئی۔
»ڈراؤنی آوازیں اندھیرے میں بڑی لگتی ہیں،« انہوں نے سرگوشی کی۔ »کیا ہم مل کر
دیکھیں؟«



وہ آہستہ آہستہ برآمدے میں چلیں۔ کریمی دیواروں پر سائے لمبی نیلی پٹیوں کی طرح پھیل گئے۔

زویا ایک ہاتھ سے نانو کی آستین تھامے تھی اور دوسرے ہاتھ میں فانوس تھا۔



دستک... دستک۔ اس بار آواز آنگن کے دروازے کے پاس کھڑے لمبے لکڑی کے
الماری کے پیچھے سے آئی۔
زویا کے پاؤں بستر کی طرف بھاگنا چاہتے تھے۔



وہ تقریباً پلٹ گئی۔ پھر اس نے فانوس تھوڑا قریب اٹھایا، جتنا دیکھنے کے لیے کافی تھا۔

روشنی کے دھارے میں گرد کے ذرے تیر رہے تھے۔ اندھیری دراڑ میں کچھ نرم سا ہلا۔



وہ لمبا سایہ بالکل نہیں تھا۔ وہاں ایک ننھا رات کا روح بیٹھا تھا، مینہ کے بادل جیسا نیلا،
نرم سنہری آنکھوں اور پتنگے جیسے چاندی کے پروں والا۔
وہ کھو گیا تھا اور سردی محسوس کر رہا تھا، اس لیے ننھے مٹھیوں سے لکڑی پر دستک دے
رہا تھا۔



زویا کا خوف ڈھیلا پڑ گیا، جیسے گرہ کھل رہی ہو۔

»اوہ،« اس نے سانس بھری۔ »تم صرف اس لیے دستک دے رہے تھے کہ تمہیں مدد چاہیے تھی۔«



اس نے کھڑکی کے پاس دودھ کی گرم پلیٹ رکھی اور نرم کپڑے کو ایک چھوٹا سا گھونسلا
بنا کر جوڑ دیا۔

رات کا روح، جسے اس نے رات کا نام دیا، شکریے سے کانپتے پروں کے ساتھ قریب آ
گیا۔



رات کی سنہری آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں۔ نرم دستک کھڑکی کی دہلیز پر شکرے کی
ہلکی سی ٹھوکر بن گئی۔

باہر آنگن کے نیم نے سرگوشی کی، اور رات کم تیز لگی۔



بعد میں جب اندھیرے میں کوئی چیز چڑچڑاتی یا دستک دیتی، زویا فانوس اور مہربان نظر کو یاد کر لیتی۔

»ہیلو؟« وہ آہستہ کہتی۔ »میں سن رہی ہوں۔« اکثر صرف ہوا ہوتی۔ اور کبھی کبھی رات ہوتا، جو شب بخیر کہہ رہا ہوتا۔

سبق

خوف اکثر ایسی تصویریں بناتا ہے جو حقیقت سے بڑی اور تیز ہوتی ہیں۔ نرم دستک دیو کی طرح لگ سکتی ہے، جب تک تم تھوڑی روشنی اور تھوڑی ہمت نہ لاؤ۔

تمہیں بے خوف بننے کی ضرورت نہیں۔ صرف مہربانی سے، احتیاط سے دیکھو اور ایک چھوٹا سا قدم قریب رکھو۔ بہت سی ڈراؤنی چیزیں عام۔ یا حتیٰ کہ دوست۔ بن جاتی ہیں جب تم ان سے اس طرح ملتے ہو۔

جس چیز سے ڈرو اسے غور سے دیکھو؛ اندھیرا اکثر اس وقت نرم پڑ جاتا ہے جب تم اس سے مہربان روشنی لے کر ملتے ہو۔

اختتامیہ

زویا آج بھی نانوکى حویلى میں بستر کے پاس پیتل کا فانوس رکھتی ہے۔
آج تم کس نرم دستک کو مہربانى سے دیکھو گے؟
ختم شد